ختم نبوت

کورس

موضوع

عقیدہ ختم نبوت

سبق نمبر 26

عنوان

مرزا قادیانی کے کردار کی چند جھلکیاں بمعہ ایک قادیانی کے

دھوکہ کا رد

انوارِ ختم نبوت ٹرسٹ پاکستان

زیرِ نگرانی

انٹرنیشنل ختم نبوۃ موومنٹ پاکستان

سبق نمبر 26 کا خلاصہ

(1) اس سبق میں قادیانی کے کرداراور اخلاق اورطرز زندگی کی چند جھلکیاں پیش کی جائیں گی۔جس سے عام فہم بندہ بھی یہ سمجھ سکتا ہے کہ ایسا شخص نبی تو دور ایک شریف ارو فہیم انسان کہلانے کے قابل نہیں۔

(2) آخر میں ایک قادیانی دھوکے کے کارد جو کہ عام عوام کو دیتے ہیں وہ ذکر کیا گیا ہے۔

مرزا قادیانی کے کردار، اخلاق اروزندگی کی چند جھلکیاں

چینی کی بوری:

بیان کیا مجھ سے والدہ صاحبہ نے کہ حضرت سناتے تھے کہ جب یہاں بچہ ہوتا تھا۔ایک دفعہ بعض بچوں نے مجھے کہا کہ جاؤ گھر سے مٹھائی لاؤ میں گھر میں آیا اور بغیر کسی سے پوچھنے کے ایک برتن میں سے سفید بورا (چینی) کا اپنی جیبوں میں بھر کر باہر لے گیا اور راستہ میں ایک مٹھی بھر کر منہ میں ڈال لی بس پھر کیا تھا میرا دم رک گیا ارو بڑی تکلیف ہوئی۔کیونکہ معلوم ہوا کہ جسے میں سفید بورا سمجھ کر جیبوں میں بھرا تھا وہ بورا نہ تھا بلکہ پسا ہوا نمک تھا۔

(سیرت المہدی حصہ اول ص 244 روایت نمبر 244 طبع جدید ص 225)

مرزا کی تلاش، مٹی کے ڈھیلے اور گڑ

براہین احمدیہ کی ابتداء میں مرزا کے ایک مرید معراج الدین عمر مرزائی صاحب کے حالات لکھتے ہیں۔وہ لکھتا ہے ”اگر کبھی اتفاق سے ان سے (مرزا کے والد سے) کوئی دریافت کرتا کہ مرزا غلام احمد کہاں ہیں؟ تو وہ یہ جواب دیتے کہ مسجد جا کر سقارہ کی ٹونٹی میں تلاش کرو۔اگر وہاں نہ ملے تو مایوس ہو کر واپس مت آنا۔مسجد کے اند چلے جانا اور وہاں کسی بھی گوشہ میں تلاش کرنا اگر وہاں بھی نہ ملے تو پھر بھی ناامید نہ ہو کر لوٹ مت آنا کسی صف میں دیکھنا کہ کوئی اس کو لپیٹ کر کھڑا کر گیا ہوگا۔کیونکہ وہ تو زندگی میں مرا ہوا ہے۔اور اگر کوئی صف میں لپیٹ دے تو وہ آگے سے حرکت بھی نہیں کریگا۔آپ کو شیرینی سے بہت پیار ہے اور مرض بول بھی عرصہ سے آپ کو لگی ہوئی ہے۔اس زمانہ میں آپ مٹی کے ڈھیلے بعض وقت جیب میں ہی رکھتے تھے۔اور اسی جیب میں گڑ کے ڈھیلے بھی رکھ لیا کرتے تھے۔اسی قسم کی اور بھی بہت سی باتیں ہیں جو اس بات

پر شاہد ناطق ہیں کہ آپ کو اپنے یار ازل کی محبت میں ایسی محویت تھی کہ جسکے باعث سے اس دنیا سے بالکل بے خبر ہو رہے تھے۔

(مسیح موعود کے مختصر حالات ملحقہ براہین احمدیہ طبع قدیم ص 67)

الٹے سیدھے جوتے پہننا:

ایک دفعہ کوئی شخص آپ کیلئے گرگابی لے آیا اور آپ نے پہن لی اس کے الٹے سیدھے پاؤں کا پتہ نہیں لگتا تھا۔کئی دفعہ الٹی پہن لیتے تھے اور پھر تکلیف ہوتی تھی۔بعض دفعہ آپ کا الٹا پاؤں پڑ جاتا تو تنگ ہو کر فرماتے کہ ان کی (ان انگریزوں کی ناقل) کوئی چیز بھی اچھی نہیں ہے۔(پھر ان کی عطا کردہ نبوت کیسے اچھی ہوگئی) والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ میں آپ کی سہولت کے واسطے الٹے سیدھے پاؤں کی شناخت کے لئے نشان لگا دیئے تھے۔مگر باوجود اس کے آپ الٹے سیدھے پہن لیتے تھے۔

(سیرت المہدی حصہ اول ص 67 روایت نمبر 83 طبع جدید 2008ء ص 66 روایت نمبر 83)

بٹن غلط کاج میں لگانا:

بار بار دیکھا گیا کہ بٹن اپنا کاج چھوڑ کر دوسرے ہی میں لگے ہوتے تھے بلکہ صدری کے بٹن کوٹ کے کاجوں میں لگائے ہوئے دیکھے گئے۔

(سیرت لامہدی حصہ دوئم ص 126 روایت نمبر 444 طبع جدید 2008ء ص 417 روایت نمبر 447)

جراب پہننے کی کیفیت:

ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود اپنی جسمانی عادات میں ایسے سادہ تھے کہ بعض دفعہ جب حضور جراب پہنتے تھے تو بے توجہی کے عالم میں اس کی ایڑی پاؤں کے تلوے کی بجائے اوپر کی طرف ہو جاتی تھی اور بار بار ایک کاج کا بٹن دوسرے کاج میں لگا ہوتا تھا۔آپ بسا اوقات دایاں پاؤں بائیں میں ڈال لیتے تھے اور بایاں پاؤں دائیں میں اسی طرح کھانا کھانے کا یہ حال تھا کہ خود فرماتے تھے کہ ہمیں تو اس وقت پتا لگتا ہے کہ کیا کھا رہے ہیں جب کھاتے کھاتے کوئی کنکر وغیرہ کا ریزہ دانت ک نیچے آجاتا۔

(سیرۃ المہدی حصہ دوئم ص 58 روایت نمبر 375 طبع جدید 2008ء ص 344 روایت نمبر 378)

جرابے آپ سردیوں میں استعمال فرماتے تھے اوران پرمسح فرماتے بعض اوقات زیادہ سردی میں جرابیں اوپر تلے چڑھا لیتے مگر بار بار جراب اس طرح پہن لیتے کہ وہ پیر پرٹھیک نہ چڑھتی ۔کبھی تو سرا آگے لٹکتا رہتا اور کبھی جراب کی ایڑی کی جگہ پیر کی پشت آجاتی کبھی ایک جراب سیدھی دوسری اٹی ،اگر جراب کہیں سے پھٹ جاتی تو بھی مسح جائز رکھتے جوتی اگر تنگ ہوتی تو اس کی ایڑی اٹھا لیتے۔

(سیرۃ المہدی حصہ دوئم ص 127 روایت نمبر 444 طبع جدید 2008ء ص418 روایت نمبر 447)

کھانے کا انداز:

کھانا کھاتے وقت روٹی کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کرتے جاتے تھے کچھ کھاتے تھے کچھ چھوڑے دیتے تھے۔کھانے کے بعد آپ کے سامنے سے بہت سے ریزے اٹھتے تھے۔

(سیرت المہدی جلداول ص 51 طبع جدید ص45 روایت نمبر 56)

ریشمی ازار بند:

خاکسار عرض کرتا ہے کہ جب ہم بچے تھے تو حضرت مسیح موعود خود کام کر رہے ہوں یا کسی اور حالت میں ہوں ہم آپ کے پاس چلے جاتے تھے کہ ابا پیسے دو اور آپ اپنے رومال سے پیسہ کھول کر دے دیتے تھے۔اگر ہم کسی وقت کسی باپ پر زیادہ اصرار کرتے تے تو آپ فرماتے تھے کہ میاں میں اس وقت کام کر رہا ہوں۔زیادہ تنگ نہ کرو۔خاکسار عرض کرتا ہے کہ آپ معمولی نقدی وغیرہ اپنے رول میں جو بڑے سائز کا مخمل کا بنا ہوتا تھا باندھ لیا کرتے تھے اور رومال کا دوسرا کنارہ واسکٹ کے ساتھ سلوا لیتے یا کاج میں بند سلوا لیتے تھے۔اور چابیاں راز بند کے ساتھ باندھتے تھے۔جو بوجھ سے بعض اوقات لٹک آتا تھا اور والدہ صاحبہ بیان فرماتی ہیں کہ حضرت مسیح موعود عموماً ریشمی ازار بند استعمال فرماتے تھے کیونکہ آپ کو پیشاپ جلدی جلدی آتا تھا اس لیے ریشمی ازار بند رکھتے تھے تا کہ کھلنے میں آسانی ہو اور گرہ بھی پڑ جاوے تو کھولنے میں وقت نہ ہو۔سوتی ازار بند میں آپ سے بعض دفعہ گرو پڑ جاتی تھی تو آپ کو بڑی تکلیف ہوتی تھی۔

(سیرت المہدی حصہ اول ص55 روایت 65 طبع جدید 2008ء ص49)

غرارے کا استعمال:

بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ حضرت مسیح موعود (مرا قادیانی) اوائل میں غرارے ک استعمال فرمایا کرتے تھے۔ پھر میں نے کہ کہ وہ ترک کروادیے اس کے بعد آپ معمول پاجامے کا استعمال کرنے لگے۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ غرارہ بہت کھلے پائنچے کے پاجامے کو کہتے ہیں۔

(سیرت المہدی حصہ اول ص66 روایت 82 طبع جدید 2008ء ص60-59)

جیبی گھڑی:

بیان کیا مجھ سے میاں عبداللہ صاحب نے کہ ایک دفعہ کسی شخص نے حضرت صاحب کو ایک چینی گھڑی تحفہ دی۔ حضرت صاحب اس کو رومال میں باندھ کر جیب میں رکھتے تھے زنجیر نہیں لگاتے تھیاور جب وقت دیکھنا ہوتا تو گھڑی نکال کر ایک بندے یعنی عدد سے گن کر وقت کا پتہ لگاتے تھے اور انگلی رکھ کر ہند سے گنتے اور منہ سے بھی گنتے جاتے تھے اور گھڑی دیکھتے ہی وقت نہ پہچان سکتے تھے۔ میاں عبداللہ صاحب نے بیان کیا آپ کا جیب سے گھڑی نکال کر اس طرح وقت شمار کرنا بہت ہی پیارا معلوم ہوتا تھا۔

(سیرت المہدی حصہ اول ص180 روایت 165 طبع جدید 2008ء ص65)

چشم نیم باز:

مولوی شیر علی صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ حضرت صاحب معہ چند خدام کے فوٹو کھچوانے لگے تو فوٹوگرافر آپ سے عرض کرتا تھا کہ حضور زرا آنکھیں کھول کر رکھیں ورنہ تصویر اچھی نہیں آئے گی اور آپ اس کے کہنے پر آپ نے ایک دفعہ تکلف کے ساتھ آنکھوں کو کچھ زیادہ کھولا بھی مگر وہ پھر اسی طرح نیم بند ہوگئیں۔

(سیرت المہدی حصہ دوئم ص77 روائتنمبر 404 طبع جدید 2008ء ص364 روایت نمبر 407)

تکیے کے نیچے کپڑے:

کپڑوں کی احتیاط کا یہ عالم تھا کہ کوٹ صدری، ٹوپی، عمامہ رات کو اتار کر تکیہ کے نیچے رکھ لیتے اور رات بھر تمام کپڑے جنہیں محتاط لوگ شکن اور میل سے بچانے کو الگ الگ جگہ کھونٹی پر

ٹانک دیتے ہیں وہ بستر کے نیچے نلے جاتے اور صبح کوان کی ایسی حالت ہوجاتی کہ اگر کوئی فیشن کا دلدادہ اور سلوٹ کا شوقین ان کو دیکھ کر سر پیٹ لے۔

(سیرت المہدی حصہ دوئم ص128 روایت نمبر 444 طبع جدید 2008ء ص19 روایت نمبر 445)

مرزائی عذر:

مرزائی ان روایات کا جواب یہ دیتے ہیں کہ مرزا صاحب کی سادگی پر دلالت کرتی ہیں۔اب ذرا اور سراخ ملاحظہ فرمائیں کہ وہ کس قدر چلاک تھا۔''بیان کیا مجھ سے میاں عبداللہ صاحب سنوری نے کہ مدت کی بات ہے کہ جب میاں ظفر احمد صاحب کپورتھلوی کی پہلی بیوی فوت ہوگئی اوران کو دوسری بیوی کی تلاش ہوئی تو ایک دفعہ حضرت صاحب نے ان سے کہا کہ ہمارے گھر میں دولڑکیاں رہتی ہیں ان کو میں لاتا ہوں آپ ان کو دیکھ لیں پھران سے جوآپ کو پسند ہواس سے آپ کی شادی کر دی جاوے۔چنانچہ حضرت صاحب گئے ان دولڑکیوں کو بلا کر کمرہ کے باہر کھڑا کر دیا گیا اور پھر اندر آ کر کہا وہ باہر کھڑی ہیں آپ چک کے اندر سے کچھ لیں چنانچہ یہاں ظفر احمد صاحب نے ان دیکھ لیا پھر حضرت صاحب نے ان کو رخصت کر دیا اس کے بعد ظفر صاحب سے پوچھنے لگے کہ اب تمہیں کونسی لڑکی پسند ہے وہ نام تو کسی کا نہ جانتے تھے اس لئے ان نے کہا کہ جس کا منہ لمبا ہے وہ اچھی ہے اس کے بعد حضرت صاحب نے میری رائے لی میں نے عرض کیا کہ حضور میں نے تو نہیں دیکھا پھر آپ خود فرمانے لگے کہ میرے خیال میں تو دوسری لڑکی بہتر ہے جس کا منہ گول ہے پھر فرمایا جس شخص کا چہرہ لمبا ہوتا ہے وہ بیماری وغیرہ کے بعد عموماً بدنما ہوجاتا ہے لیکن گول چہرہ کی خوبصورتی قائم رہتی ہے۔

(سیرت المہدی حصہ اول ص259 روایت نمبر 268 طبع جدید 2008ء ص241-40)

غیر محرم عورتیں اور مرزا قادیانی

(1) ہمارے سید مولیٰ افضل الانبیاء خیر الاصفیاء محمد ﷺ کا تقویٰ دیکھیئے کہ وہ ان عورتوں کے ہاتھ سے ہاتھ نہیں ملاتے تھے جو پاک دامن اور نیک بخت ہوتی تھیں اور بیعت کر لینے کیلئے آتی تھیں بلکہ دور بٹھا کر صرف زبانی تلقین توبہ کرتے تھے۔

(نور القرآن نمبر 2 ص74 روحانی خزائن جلد 9 ص449)

(2) مولوی شیر علی صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ ڈاکٹر محمد اسماعیل خاں صاحب مرحوم نے حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) سے عرض کیا کہ میرے ساتھ شفا خانہ میں ایک انگریز لیڈی کام کرتی ہے اور وہ ایک بوڑھی عورت ہے وہ کبھی کبھی میرے ساتھ مصافحہ کرتی ہے اس کے متعلق کیا حکم ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ یہ تو جائز نہیں ہے آپ کو عذر کر دینا چاہیے کہ ہمارے مذہب میں یہ جائز نہیں۔

(سیرت المہدی حصہ سوئم ص76 روایت نمبر 401 طبع جدید 2008ء ص362 روایت نمبر 404)

(3) عورتوں کو چاہیے کہ وہ اپنے خاوندوں کا مال نہ چراویں اور نامحرم سے تیئں بچاویں اور یاد رکھنا چاہیے کہ خاوند اور ایسے لوگوں کے جن کے ساتھ نکاح جائز نہیں اور جتنے مرد ہیں ان سے پردہ کرنا ضروری ہے۔ (مجموعہ اشتہارات جلد1 ص69 طبع قدیم ص86 طبع جدید)

(4) یہ اسلام کی اعلیٰ تعلیم کا ایک نمونہ ہے کہ ہرگز قصداً کسی عورت کی طرف نظر اٹھا کر نہ دیکھو کہ یہ بدنظری کا پیش خیمہ ہے۔ (نور القرآن نمبر2 ص72 روحانی خزائن جلد9 ص447)

تصویر کا دوسرا رخ:

(1) اس سلسلہ میں اس سے قبل ایک حوالہ گزر چکا ہے گول منہ والی اور لمبے منہ والی لڑکی۔

(2) صمائی رسول بی بی صاحبہ بیوہ حافظ حامد علی مرحوم نے بلواسطہ مولوی عبدالرحمٰن صاحب جٹ مولوی فاضل مجھ سے بیان کیا کہ ایک زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام (مرزا قادیانی) کے وقت میں بیٹیاں اور اہلیہ بابو شاہ رات کو پہرہ دیتی تھیں اور حضرت صاحب نے فرمایا ہوا تھا کہ اگر میں سوتے میں کوئی بات کیا کروں تو مجھے جگا دینا۔ ایک دن کا واقعہ ہے کہ مین نے آپ کی زبان پر کوئی الفاظ جاری ہوتے سنے اروآپ کو جگا دیا اس وقت رات کے بارہ بجے تھے ان ایام میں عام طور پر پہرہ پر مائی فجو منیشیانی اہلیہ منشی محمد دین گوجرانوالہ اور اہلیہ بابو شاہ دین ہوتی تھیں۔ (سیرت المہدی حصہ سوئم ص213 روایت نمبر 786 طبع جدید ص725)

(3) ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ مجھ سے میری لڑکی زینب بیگم نے بیان کیا کہ میں تین ماہ کے قریب حضرت اقدس علیہ السلام (مرزا قادیانی) کی خدمت میں رہی ہوں۔ گرمیوں میں پنکھا وغیرہ اور اسی طرح کی خدمنکرتی تھی۔ بساء اوقات ایسا ہوتا کہ نصف

رات یا اس سے زیادہ مجھ کو پنکھا ہلاتے گزر جاتی تھی مجھ کو اس اثناء میں کسی قسم کی تھکان اور تکلیف محسوس نہیں ہوتی تھی بلکہ خوشی سے دل بھر جاتا تھا۔ دو دفعہ ایسا موقع آیا کہ عشاء کی نماز سے لے کر صبح کی اذان تک مجھے ساری رات خدمت کرنے کا موقع ملا پھر اس حالت میں مجھ کو نہ نیند نہ غنود کی اور نہ تھکان معلوم ہوئی بلکہ خوسی اور سرو پیدا ہوتا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔حضور نے فرمایا کہ زینب اس قدر خدمت کرتی ہے کہ ہمیں اس سے شرمندہ ہونا پڑتا ہے۔

(سیرت المہدی حصہ سوئم ص 275 روایت نمبر 910 طبع جدید 2008ء ص 789 روایت نمبر 910)

(4) ڈاکٹر سید عبدالستار صاحب نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ میری لڑکی زینب بیگم نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ حضور (مرزا قادیانی) سیالکوٹ تشریف لے گئے تھے تو میں رعیہ سے ان کی خدمت میں حاضر ہوئی ان ایام میں مجھے مراق کا سخت درد تھا۔ شرم کے مارے آپ سے عرض نہ کر سکتی تھی مگر دل چاہتا تھا کہ میری بیماری سے کسی طرح حضور کو علم ہو جائے تا کہ میرے لیے حضور دعا فرمائیں۔ میں حضور کی خدمت کر رہی تھی کہ حضور نے اپنے انکشاف اور صفائی قلب سے خود معلوم کر کے فرمایا کہ مراق کی بیماری ہے ہم دعا کریں گے۔

(سیرت المہدی حصہ سوئم ص 275 روایت نمبر 917 طبع جدید 2008ء ص 792)

عورتوں کے امام:

(5) باہر مردوں میں نمازیں با جماعت ہونے کے علاوہ آخری سالوں میں حضرت مسیح موعود ایک بہت بڑے عرصہ تک اندر عورتوں میں خود پیش امام ہو کر مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک لمبے عرصے تک جمع کراتے رہے۔ (ذکر حبیب طبع جدید ص 151 مفتی محمد صادق قادیانی)

نبی معصوم:

(6) سوال ششم: حضرت اقدس (مرزا قادیانی) غیر عورتوں سے ہاتھ پاؤں کیوں دبواتے تھے؟

جواب: وہ نبی معصوم ہیں اس سے مس کرنا اور اختلاط منع نہیں بلکہ موجب رحمت و برکات ہے۔

(قادیانی اخبار الحکم قادیان جلد 11 نمبر 13 مورخہ 17 اپریل 1907ء)

نظر کی کمزوری یا بے تکلفی:

(7) حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے اندرون خانہ ایک نیم دیوانہ سی عورت خادمہ رہا کرتی تھی۔ایک دفعہ اس نے کیا حرکت کی کہ جس کمرے میں حضرت صاحب بیٹھ کر لکھنے پڑھنے کا کام کرتے تھے۔وہاں ایک کونے میں گھڑا تھا جس کے پاس کوئی پانی کے گھڑے رکھے تھے وہاں اپنے کپڑے اتار کر ننگی بیٹھ کر نہانے لگی۔حضرت صاحب اپنے کام تحریر میں مصروف رہے اور کچھ خیال نہ کیا کہ وہ کیا کرتی ہے۔جب وہ نہا چکی تو ایک خادمہ اتفاقاً آنکلی اس نے اس نیم دیوانی کو ملامت کی کہ حضرت صاحب کے کمرے میں موجودگی کے وقت تو نے یہ کیا حرکت کی تو اس نے ہنس کر جواب دیا ''انہوں کچھ دیدااے؟ یعنی اسے کیا دکھائی دیتا ہے۔

(ذکر حبیب ص30 طبع جدید)

مسماۃ بھانو کی خدمت گزاری:

(8) ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت ام المومنین نے ایک دن سنایا کہ حضرت صاحب کے ہاں ایک بوڑھی ملازمہ مسماۃ بھانو تھی وہ ایک رات جبکہ خوب سردی پڑ رہی تھی حضور کو دبانے بیٹھی چونکہ وہ لحاف کے اوپر سے دباتی تھی اس لیے اس یہ پتہ نہ لگا کہ جس چیز کو دبا رہی ہوں وہ حضور کی ٹانگیں نہیں بلکہ پلنگ کی پٹی ہے۔تھوڑی دیر کے بعد حضرت صاحب نے فرمایا بھانو آج بڑی سردی ہے۔بھانو کہنے لگی ''جی ہاں تدے تے تہاڈی لتاں لکڑی دانگڑ ہویاں ایں'' یعنی جاں! جبھی تو آپ کی لاتیں لکڑی کی طرح سخت ہو رہی ہیں۔

(سیرت المہدی حصہ سوئم ص210 روایت نمبر 780 طبع جدید 2008ء ص722)

کنواری دوشیزہ کی خدمت گزاری:

(9) عائشہ نام کی ایک کنواری دوشیزہ تھی جو پندرہ سال کی عمر میں مرزا صاحب کی خدمت میں بھیجی گئی۔تقریباً دو سال مرزا صاحب کی خدمت میں رہی اور ان کے پاؤں دبایا کرتی تھی۔بعد میں مرزا صاحب نے اس کی شادی کر دی لیکن یہ شرط رگا دی کہ اسے قادیان سے باہر نہ لے جایا جائے۔جب وہ مرگئی تو اس کی یاد میں خاوند صوفی غلام محمد نے ایک مضمون اقتباس یہ ہے۔

’’حضور کو مرحومہ کی خدمت ،حضور کے پاؤں دبانے کی بہت پسند تھی۔حضور نے ایک دفعہ مرحومہ کو دعا دے کر فرمایا کہ اللہ تجھے اولاد دے۔حضور کی دعا سے مرحومہ کے چھ بچے ہوئے۔ایک لڑکی اور پانچ لڑکے‘‘۔ (الفضل 20 مارچ 1928ء)

ایک مغالطہ اور اس کا جواب:

قادیانی مسلمانوں کو ایک مغالطہ دینے کی کوشش کرتے ہیں۔

(1) ہم بھی وہی کلمہ پڑھتے ہیں جو تم پڑھتے ہو ویسے ہی اتنی ہی عبادت نماز روزہ زکوۃ کرتے ہیں جیسے تم مسلمان کرتے ہو پھر بھی تم مسلمان کیوں اور ہم کافر کیسے؟ جبکہ اللہ کے نبی نے کلمہ گو کو اھل قبلہ کو کافر کہنے سے منع فرمایا ہے اس دجل کو ہم مختلف پہلوؤں سے واضح کر کے جواب دیں گے۔

جواب (1) جوابات کی طرف جانے سے پہلے اس پر غور کر لیں مسلمان ہونے کیلئے تمام ضروریات دین ماننا ضروری ہیں مگر کفر کیلئے سب کا انکار ضروری نہیں بلکہ ایک عقیدہ اسلام حکم ربی کا انکار کفر ہے عام مثل شیطان نے ایک حکم ربی نہیں مانا تو کان من الکافرین۔

جواب آپ دیکھیں حضور ﷺ کے بعد دور خلافت صدیق اکبر میں بعض لوگ زکوۃ سے منکر ہوئے تھے تو ان پر ارتداد کا حکم لگا کر ان کی سرکوبی کی گئی اسی طرح جھوٹے مدعیان نبوت اور انکے پیروکار بھی مکمل دین کے منکر نہیں تھے فقط ایک عقیدے کے منکر تھے۔کافر مرتد گردانے گے۔دوسری بات کہ کیا واقعی قادیانیوں کا وہی کلمہ ہے جو مسلمانوں کا ہے۔

(2) کیا اس کلمے کا ان کے نزدیک وہی معنی و مفہوم ہے جو مسلمانوں کے ہے؟ کیا ایسا ہی ہے؟ نہیں کلمہ بھی الگ ہے اور ہمارے کلمہ کو پڑھتے ہوئے انکا مفہوم و مقصد بھی الگ ہے۔

قادیانی کلمہ:

قادیانی کلمہ مرزا قادیانی کی سیرت پر لکھی اسکے بیٹے کی کتاب (سیرت المہدی حصہ سوئم ص 305 پر درج ہے) مرزا بشیر احمد، ڈاکٹر اسماعیلکے واسطے سے مرزائیت کے پہلے نام نہاد خلیفے اور مرزا کے دست راس سے نقل کرتا ہے مرزا قادیانی نے کہا کہ ہر نبی کا ایک کلمہ ہوتا ہے مرزا

کا کلمہ یہ کہ میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔غور کریں یہاں کلمے سے کچھ اور کیسے مراد لیا جائے جبکہ یہ بات اس کی نفی کرتی ہے''ہر نبی کا ایک کلمہ ہوتا ہے''۔اب بتائیں کلمہ ایک ہے؟

کیا مسلمانوں اور قادیانیوں کے کلمہ کا مفہوم ایک ہے؟نہیں ہرگز نہیں حقیقت ملاحظہ ہو نیچے:

(2) مرزا قادیانی کے لڑکے مرزا بشیر احمد ایم اے سے کسی نے پوچھا کہ تم مرزا قادیانی کو نبی مانتے ہو تو کلمہ ہمارے نبی کا کیوں پڑھتے ہو؟تمہیں مرزا قادیانی کا کلمہ پڑھنا چاہیے۔عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نبی مانتے ہیں تو کلمہ بھی عیسیٰ علیہ السلام کا پڑھتے ہیں۔یہودی حضرت عیسیٰ کو موسیٰ کو نبی مانتے ہیں تو کلمہ بھی موسیٰ علیہ السلام کا پڑھتے ہیں تو مرزائی قادیانی لڑکے مرزا بشیر احمد ایم اے نے اپنی کتاب کلمۃ الفصل میں اس کے دو جواب دیئے ہیں۔مرزا بشیر احمد ایم اے کا پہلا جواب یہ ہے کہ''محمد رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا نام کلمہ میں اس لیے رکھا گیا ہے کہ آپ نبیوں کے سرتاج اور خاتم النبین ہیں اور آپ کا نام لینے سے باقی سب نبی خود اندر آجاتے ہیں۔ہر ایک کا علیدہ نام لینے کی ضرورت نہیں ہے ہاں حضرت مسیح موعود کے آنے سے ایک فرق ضرور پیدا ہو گیا ہے اور وہ یہ ہے کہ مسیح موعود کی بعث سے پہلے محمد رسول اللہ کے مفہوم میں صرف آپ سے پہلے گزرے ہوئے انبیاء شامل تھے مگر مسیح موعود کی بعث کے بعد محمد رسول اللہ کے مفہوم میں ایک رسول کی زیادتی ہو گئی غرض اب بھی اسلام میں داخل ہوئے کیسے یہی کلمہ ہے۔صرف فرق اتنا ہے کہ مسیح موعود کی آمد نے محمد رسول اللہ کے مفہوم کی زیادتی کر دی ہے اور بس۔

(ص نمبر 12 ص نمبر 13)

یہ تو ہوا مسلمان اور قادیانی کے غیر مسلم اقلیت کے کلمے میں دوسرا فرق جس کا حاصل یہ ہے کہ کلمے کے مفہوم میں مرزا قادیانی بھی شامل ہے اور مسلمانوں کا کلمہ اس نئے نبی کی زیادتی سے پاک ہے۔مرزا بشیر احمد ایم اے کا دوسرا جواب یہ ہے کہ علاوہ اس کے اگر بفرض محال یہ بات مان بھی لیں کہ کلمہ شریف میں نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا اسم مبارک اس لیے رکھا گیا ہے کہ آپ آخری نبی ہیں تو تب بھی کوئی اعتراض واقع نہیں ہوتا اور ہم کو نئے کلمے کی ضرورت پیش نہیں آتی کیونکہ مسیح موعود نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے کوئی الگ چیز نہیں ہے جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے''صادر وجودی وجودہ''یعنی

میرا وجود محمد رسول اللہ کا وجود بن گیا ہے۔ نیز ”من فرق بینی و بین المصطفیٰ فما عرفنی و ما رانی“ یعنی جس نے مجھ کو اور مصطفیٰ کو الگ الگ سمجھا اس نے نہ مجھے دیکھا اور نہ مجھے پہچانا۔ اور اس لیے ہے کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ وہ ایک دفعہ اور خاتم النبین کو معبوث کرے گا جیسا کہ آیت ”**آخرین منھم**“ سے ظاہر ہے پس مرزا قادیانی خود محمد رسول اللہ ہے جو اشاعت اسلام کے لئے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے۔ اس لیے ہمیں نئے کلمے کی ضرورت پیش نہیں آئی۔ ہاں اگر محمد رسول اللہ کی جگہ اور آتا تو نئے کلمے کی ضرورت پیش آتی۔ (کلمۃ الفضل ص 157)

یہ مسلمان اور قادیانی کے کلمے میں تیسرا فرق ہوا کہ مسلمانوں کے کلمے شریف میں محمد رسول اللہ ﷺ سے آنحضرت ﷺ مراد ہیں اور قادیانی جب محمد رسول اللہ کہتے ہیں تو اس سے مراد جہاں آنحضرت ﷺ کو لیتے ہیں وہاں مرزا غلام احمد قادیانی کو بھی لیتے ہیں۔ ان دونوں جوابوں سے واضح ہو گیا کہ مسلمانوں اور مرزائیوں کے کلمے میں کیا فرق ہے اور یہ کہ مرزائی کلمہ میں محمد رسول اللہ کا مفہوم کیا لیتے ہیں۔

جواب (2) ہم مسلمان بھی تو کلمہ پڑھتے اور تمام احکام شریعت بجالاتے ہیں پھر تم اور تمہارے مرزا صاحب ہمیں کافر کیوں کہتے ہیں بلکہ وہ تو تمام امت مسلمہ جس نے مرزا کا نام سنا ہو یا نہ بچے بوڑھے نوجوان جوان عورتیں سب کو کافر کہتے ہیں تو ہم کافر کیوں؟ مثال نیچے ملاحظہ فرمائیں۔

مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ:

اللہ تعالیٰ نے مجھ پر ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ہے۔ (متذکرہ ص 519 طبع جدید چہارم)

(2) جو میرے مخالف تھے ان کو نام عیسائی او یہودی شرک رکھا گیا ہے۔

(خزائن جلد 18 ص 382)

(3) ان الہامات میں میری نسبت بار بار بیان کیا گیا ہے کہ یہ خدا کا فرستادہ، خدا کا مامور، خدا کا امین اور خدا کی طرف سے آیا ہے جو کچھ کہتا ہے اس پر ایمان لاؤ اور اس کا دشمن جہنمی ہے۔ (خزائن جلد 11 ص 62)

(4) قادیانی ذریت بھی اس نقشِ قدم پر چلی ہے۔مرزا قادیانی کا لڑکا مرزا محمود لکھتا ہے کہ ''ہمارا فرض ہے کہ ہم غیر احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھیں''۔ (انوا خلافت ص 90)

اس عبارت کا حاصل یہ ہوا کہ جیسے نماز، روزہ، حج اور زکوۃ فرض ہے اور فرضیت کا انکار کفر ہے ایسے ہی مرزائیوں کے نزدیک تمام مسلمان کو کافر سمجھنا فرض ہے اور اس فرضیت (اہل اسلام کے کفر) کا انکار کرنا بھی کفر ہے۔مزید لکھتا ہے:

(5) کل مسلمان جو حضرت عیسیٰ موعود (مرزا قادیانی) کی بعیت میں شامل نہیں ہوئے خود انہوں نے نام بھی نہیں سنا وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

مرزا قادیانی کا دوسرا لڑکا مرزا بشیر احمد ایم اے مسئلہ کفر و اسلام کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ:

(6) ہر وہ شخص جو موسیٰ کا مانتا ہے لیکن عیسیٰ کو نہیں مانتا لیکن محمد ﷺ کو نہیں مانتا محمد ﷺ کو تو مانتا ہے لیکن مسیح موعود کو نہیں مانتا نہ وہ صرف کافر بلکہ پکا کافر ہے اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ (کلمۃ الفضل ص 105)

مرزا بشیر احمد قادیانی کی اس عبارت کے مطابق جیسے آنحضرت ﷺ یا کسی اور نبی کا انکار کفر ہے ایسے ہی مرزا قادیانی کا انکار بھی کفر ہے۔اور یہ انکار دائرہ اسلام سے باہر پھینک دیتا ہے۔جس وجہ سے ہم آپ کے نزدیک کافر وہی تمہاری اصل وجہ کفر ہے (وہ مرزا کی نبوت کا اقرار)۔

جواب نمبر (3) یہ بتاؤ ایک بندہ پہلے مرزا کو نبی مانتا تھا پھر انکار کر کے مسلمان ہو گیا تو اسکو تم کافر مرتد کہتے ہو کیوں؟ اور کس وجہ سے؟ جبکہ وہ پہلے بھی وہی کلمہ پڑھتا تھا اور اب بھی وہی پڑھتا ہے اسی طرح عبادت بجالاتا تھا اعتبار قبلہ کرتا تھا جیسے اب کرتا ہے تو وہ کافر کیوں؟ معلوم ہو کہ ان تمام احکامات کلمہ، روزہ، نماز، حج اور زکوۃ استقبال قبلہ تمہارے نزدیک بھی اصل وجہ کفر اسلام نہیں بس ایک دھوکہ ہیں۔

جواب (4) دوسری بات کیا ہماری انکی نماز ایک ہے؟

نہیں بلکہ مسلمانوں اور قادیانیوں کی نمازیں جدا جدا ہیں غور کریں مرزا بشیر احمد لکھتا ہے:

ڈاکٹر محمد اسماعیل نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ گرمیوں میں مسجد مبارک میں مغرب کی نماز پیر سراج الحق نے پڑھائی حضور (مرزا قادیانی) بھی اس نماز میں شامل تھے تیسری رکعت میں رکوع کے بعد انہوں نے مشہور دعاوؤں والی حضور کی فارسی نظم پڑھی۔ جس کا مصرعہ ہے'' اے خدااے چارہ آزارما (سیرت المہدیٰ جلد سوئم صفحہ 138) اب انصاف سے بتائیں کہ مسلمانوں کی نماز میں فارسی نظمیں ہیں؟ دوسری بات کے مرزا نے اسے منع بھی نہیں کیا۔ پھر یہ کہ مرزا قادیانی خود کہتا ہے ہماری انکی عبادت حتیٰ کے نماز میں بھی فرق ہے نہیں یقین ہو تو حوالہ ملاحظہ فرمائیں۔

مرزا قادیانی کا دوسرا لڑکا لکھتا ہے:

حضرت مسیح موعود نے فرمایا'' ہمارا دین ان (مسلمانوں) سے اللہ تعالیٰ رسول کریم قرآن، نماز، روزہ، حج اور زکوۃ غرض ہر چیز میں

ہمیں اس سے اختلاف ہے۔ (الفضل 30 جولائی 1931ء) جب مسلمانوں کی ہر عبادت سے اختلاف ہے تو وہ اسلام سے الگ مذہب ہوا کہ نہیں؟ جب الگ مذہب ہے تو یہ حدیث کیے وہ اپنے لیے فٹ کر سکتے ہیں۔

عنانس انه قال رسول الله علیه وسم من صلی صلوتناواسعقبل قبله افدر کالمسلم الذی لاذمه الله وذمه رسول

'' جو ہماری نماز پڑھے یعنی ہماری نماز میں شامل ہو ہمارے قبلہ کی طرف رخ کرے اور ہمارے ذبیحہ کو حلال جانے وہ شخص مسلمان ہے اللہ اور اس کے رسول کی ذمہ داری ہے''۔

جواب نمبر (5) مسلمہ کذاب کے ماننے والے سبھی اعمال کرتے تھے مگر مرتد کہلائے اور قتل کیے گئے۔

جواب نمبر (6) اب آتے ہیں مدلل نقلی جواب کی طرف آیا مومن کہلانے کیلئے فقط کلمہ کافی ہے؟ یا کچھ اور بھی ہے تو اس کا جواب ہمیں قرآن مجید سے ہی ملتا ہے قرآن مجید نے باوجود قرار کلمہ کے لوگوں کو کافر ہی قرار دیا ہے بلکہ اے مومن ہونے کی بھی نفی کرنے کے ساتھ ساتھ انکے

ایماندار ہونے کیلئے ایمان کی آزمائش کرنے کی بھی شرط لگائی ہے تفصیلات میں نہیں جاتا فقط چار آیات پیش ہیں جن میں سے تین سے اپنے مدعی کو ثابت کروں گا اور ایک آیت سے معیار ایمان کو واضح کروں گا۔

(1) ”ومناالناس من یقول آمنابالله وبالیوم اناخروماھم بمومنین“

”بعض لوگ کہتے ہیں ہم اللہ پر اور قیامت پر ایمان لائے حالانکہ وہ مومن نہیں ہوئے“ یعنی کلمہ ایمان لا الہٰ الا اللہ کے اقرار کے باوجود بھی نفی ایمان

(2) ”احسب الناس ان یسرکو اان یقولو امناوھم نابعفتون(سورۃ العنکبوت آیت 2)

کیا لوگوں نے سمجھا ہے کہ صرف آمنا یعنی لا الہٰ یا دوسرے لفظوں میں باللہ وغیرہ کہنے سے وہ چھوٹ جائیں گے اور انکی آزمائش نہ کی جائے گی؟ اور بھی بہت سی آیات ہیں جو کہ فقط زبانی کلمہ پڑھ لینے کا اعتبار نہ کیا جائے بلکہ عقائد میں ان کی آزمائش کی جائے۔

(3) ”جیسے اذاجائك امنافقون قالو اشھد انك لرسول الله والہٰ یعلم الك الرسول شھدان المنافقون لكذبون“

منافق اگر کلمہ بھی پڑھتے ہیں اور لا الہٰ الا اللہ کے ساتھ محمد رسول اللہ بھی کہتے ہیں (اٹک کرسولہ) مگر کیا ہے کہ وہ مومن مسلمان نہیں ہیں۔ایمان ہے کیا؟ (آگے چل کر بھی مختصر سا اس پر عرض کروں گا) دراصل نماز، روزہ، حج اور زکوۃ یہ سب اعمال ہیں انکی قبولیت کا دارومدار عقائد کی درستگی پر ہے جب وہی درست نہ ہوں تو ہزار سالہ عبادت بیکار ہے۔اصل میں تصدیق رسالت کا دوسرا نام ایمان ہے تکذب ورسالت خود وہ ایک ہی بات میں کیوں نہ ہو کفر ہے باتوں میں تصدیق رسالت ضروری ہے ان امور کا حضور ﷺ کی تعلیم ہونا یقینی درجے میں ثابت اور جن میں اختلاف ہو کہ یہ حضور کی تعلیم ہے یا نہیں اس کے انکار سے تکذب رسالت نہیں ہوتی قرآن مجید نے اس ضابطہ کو واضح طور پر بیان فرمایا ہے **”فلاربك لایومنون حتیٰ یکحموك فیماشجرینھم ثم لا بجدو افی انفسھم حرجمامعا الفست وبسلمو اتسلیماً“**

(سورۃ النساء آیت نمبر 65)

سو تیرے رب کی قسم یہ لوگ کبھی بھی مومن نہ ہو چکیں گے جب تک یہ اپنے ہر اختلاف میں آپکو فیصل (فیصلہ کرنے والا) نہ مان لیں پھر وہ اپنے جی میں اس بارے میں کوئی بوجھ محسوس نہ کریں اور اپنے آپ کو پورے طور پر آپ کی سیرداری میں دیدیں۔ یہاں یومنون (ایمان کی بات) ویسلو اتسلیما تک پہنچی تو مسلمان کی تعریف کھل کر سامنے آگئی وہ شخص مومن ہے ہمیں فقط آپ کی اطباع کی تسلیمی پائی جائے اور وہی مسلمان ہے۔ جو خلوص دل سے حضور ہی کی بات کو تسلیم کرے جبکہ مرزائی مرزا کی باتیں بیان کر اس ایمانی اسلامی حقیقت میں ملاوٹ کرتے ہیں تو وہ مسلمان کیسے ہوئے؟

جواب (7) اب یہ اعتراض باقی رہ جاتا ہے کہ پھر کلمہ کی کیا حیثیت ہے آیا اس سے نجات نہیں ملے گی؟ کیا یہ معیار ایمان نہیں ہے؟

جواب اسکا ایک مثال سے سمجھیں کہ جیسے ہر سکول کا ایک بیج ہوتا ہے یا یونیفارم ہوتا ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ یہ بچہ فلاں سکول کا ہے۔ مگر اس بیج کو لگانے والا وہ یونیفارم پہننے والا ضروری طور پر اسی سکول کا نہیں ہوسکتا، ہوسکتا ہے کسی بھائی نے دوسرے سکول میں پڑھنے والے اپنے بھائی کا پہن لیا ہو یعنی قادیانیوں اور مسلمانوں کی مثال ہے کہ ہر کلمہ کا بیج لگانے والا مسلم نہیں ہوسکتا۔ دوسری بات یہ کہ ایک ہوتا لفظ ''نشان نجات'' نشان نجات کا مطلب ہے کہ آخرت میں نجات ملنی ہے۔

دوسرا لفظ ہے تاریخی حقیقت:

قادیانی کو ''تاریخی حقیقت'' کے طور پر پڑھتے ہیں نہ کے نشان نجات کے طور پر جیسے مسلمان پہلے انبیاء حضرت ابراہیم، اسماعیل، موسیٰ علیہم السلام کا نام لیتے ہیں تو ابراہیم کو ''خلیل اللہ'' موسیٰ کو ''کلیم اللہ'' کہتے ہیں یا حضرت عیسیٰ کو ''روح اللہ'' کہتے ہیں تو ایک تاریخی حقیقت کے طور پر کہتے ہیں، نشان نجات مقصود نہیں ہوتا بعینہ قادیانی اسکو تاریخی حقیقت کے طور پر پڑھتے ہیں مقصود حضور کی اتباع نہیں ہوتی وگرنہ مرزا کی نبوت کی ضرورت ہی نہیں رہتی۔

سبق نمبر 26

(1) مرزا قادیانی گھر سے کیا چیز اور کیا سمجھ کر چوری کی جو کہ برعکس نکلی؟

(2) مرزا قادیانی گھر کی تمام چابیوں کا گچھا کہاں باندھا کرتا تھا؟

(3) مرزا قادیانی کے وقت دیکھنے کا طریقہ بیان کریں۔

(4) مرزا قادیانی عورتوں سے ملاپ رکھتا تھا اس پر دلیل جو اسی سبق سے ہو۔

(5) قادیانی دھوکہ اور اسکا مختصر جامع رد پیش کریں۔